منگل 28- دسمبر 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

منگل 28- دسمبر 1999ء - 19 رمضان 1420 ہجری- 28- فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 295

آخری عشرہ کا مجاہدہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر ہمت کس لیتے۔ اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور اپنے اہل وعیال کو عبادت کے لئے خصوصیت سے جگاتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب العمل فی العشر الاواخر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 563)

رمضان حقیقی فرمانبرداری اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رمضان حقیقی فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور ساتھ ہی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور انسان پر اس کے نفس کا دھوکہ ظاہر کر دیتا ہے۔ انسان کہتا ہے۔ میں رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکتا۔ اس وقت میرے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر رمضان میں وہ اٹھتا ہے۔ کیونکہ اور لوگ بھی اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر یا ان کی نقل کے لئے اٹھتا یا کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے۔ کیونکہ سمجھتا ہے اگر میں سحری کو کھانا نہ کھاؤں گا تو دن بھر بھوکا رہوں گا۔ پس جب کہ رمضان میں انسان سحری کے وقت اٹھ سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اور دنوں میں نہ اٹھ سکے۔ پس رمضان کا مہینہ ایسے انسانوں کو شرمندہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ تمہارے اندر طاقت ہے کہ اور راتوں کو بھی اٹھ کر خدا تعالیٰ کے آگے سربسجود ہو سکو۔ یہ کہنا کہ اٹھ نہیں سکتے۔ یہ صحیح نہیں۔ تم سستی سے نہیں اٹھتے۔ اگر تم ایک مہینہ کھانا کھانے کے لئے سحری کے وقت اٹھ سکتے ہو۔ تو باقی گیارہ مہینے عبادت کے لئے کیوں نہیں اٹھ سکتے۔ تو رمضان کا مہینہ بتاتا ہے کہ دعا کرنے کے لئے بہترین موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے اور ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور کہتا ہے آؤ آکر لے جاؤ۔ ہاں اس کے ساتھ یہ شرط ضروری ہے کہ تمہارا کوئی مطالبہ قانون الٰہی کے خلاف نہ ہو۔ اور جن باتوں سے خدا تعالیٰ نے خود روک دیا ہے۔ ان کا مطالبہ نہ ہو۔ پھر خدا پر پورا یقین اور

باقی صفحہ 7 پر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا عالمی درس القرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بابرکت عالمی درس القرآن رمضان المبارک کے آغاز کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ ایم ٹی اے کی وساطت سے یہ روحانی مائدہ دنیا بھر میں بانٹا جا رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ درس پاکستان کے وقت کے مطابق شام سوا چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد رات سوا دو بجے اور صبح چھ بجے یہ درس دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔ جملہ احباب کرام رمضان کے بابرکت ایام میں نور و برکت سے معمور اس درس سے استفادہ کریں۔

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ رمضان المبارک میں تمام اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جلد رہائی عطا فرمائے اور ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور باعزت بریت کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفانِ حدیث نمبر 32

رمضان کا آخری عشرہ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عمل کے لحاظ سے ان دس دنوں سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے نزدیک عظمت والے اور محبوب کوئی اور دن نہیں۔ پس ان میں کثرت کے ساتھ تہلیل اور تکبیر اور تحمید کیا کرو۔

(مسند احمد- مسند المکثرین حدیث نمبر 5189)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' عمل کے لحاظ سے ان دس دنوں یعنی آخری عشرہ سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے نزدیک عظمت والے اور محبوب اور کوئی دن نہیں ہیں۔ عمل کے لحاظ سے جو ان دنوں میں برکت ہے ایسے اور کسی عشرے اور کسی اور دن میں برکت نہیں ہے۔ پس مبارک ہو کہ ابھی کچھ دن باقی ہیں اور یہ برکتیں کلیتہً ہمیں وداع کہہ کر چلی نہیں گئیں۔ آپ ان کا استقبال کریں تو آپ کے گھر اتر کر ٹھہر بھی سکتی ہیں اور یہی حقیقی نیکی کا مفہوم ہے۔ نیکی وہ جو آکر ٹھہر جائے اور پھر رخصت نہ ہو۔

ان ایام میں خصوصیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس ذکر الٰہی کی تاکید فرمائی ہے وہ ایک ہے تہلیل' تہلیل سے مراد ہے لا الہ الا اللہ' دوسرے تکبیر اللہ اکبر' اللہ اکبر' تیسرے تحمید الحمد للہ' الحمد للہ' تو یہ تین سادہ سے ذکر ہیں جو بآسانی ہر شخص کو توفیق ہے کہ ان پر زور ڈالے۔ توفیق اس لئے کہ ان اذکار کا سب کو علم ہے۔ بہت گیا گزرا (۔) بھی ہو تو وہ یہ تین باتیں ضرور جانتا ہے۔ لا الہ الا اللہ' اللہ اکبر اور الحمد للہ۔ ہر گلی میں آپ کو جگہ جگہ الحمد للہ' الحمد للہ کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ پس یہ وہ تین اذکار ہیں جن کو یاد کرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب کو یاد ہیں لیکن یاد نہیں بھی یعنی ان کے معنوں میں ڈوب کر یہ ذکر نہیں کئے جاتے۔

جب حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ان ایام میں بکثرت یہ ذکر کیا کرو تو مراد ہے کہ کثرت کی وجہ سے شاید دل میں بات اتر بھی جائے۔ جب آپ لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے ہیں تو ہر دوسرے خدا کی نفی کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر زبان سے ذکر ہے مگر دل میں ذکر نہیں ہے اگر دماغ اس ذکر کی پیروی نہیں کر رہا اور آپ کو بتا نہیں رہا کہ جب خدا کے سوا آپ کسی اور معبود کو تسلیم نہیں کرتے تو یہ دنیا کے معبودوں کے کیا جھگڑے بنا رکھے ہیں۔ کیوں بڑے لوگوں کی پیروی کرتے ہو' کیوں رزق کے ان ذرائع کی پیروی کرتے ہو جن کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ رزق پیدا کرنے والا تو وہی ہے لیکن رزق کے قوانین بتانے والا بھی تو وہی ہے کہ کس رزق کو حاصل کرو' کس کو نہ کرو۔ پس لا الہ الا اللہ کا ورد ان دنوں میں جب ان معنوں میں ہو تو اللہ تعالیٰ ایک نئی شان سے آپ کے دل پر طلوع ہو گا اور توحید کے ایسے ایسے مضامین آپ پر روشن ہوں گے جن کی طرف پہلے کبھی خواب وخیال میں بھی توجہ نہیں گئی۔

پس عام طور پر لوگ ان حدیثوں کو سن کر یہ ورد شروع کر دیتے ہیں لا الہ الا اللہ' لا الہ الا اللہ' ضربیں لگاتے ہیں اپنی طرف سے کہ ہر چوٹ پر ایک نئی معرفت نصیب ہو رہی ہے۔ لیکن ایسے بھی ہیں جو ساری عمر ضربیں لگاتے رہے مگر ان کے دل میں کسی روشنی نے کوئی جگہ نہ پائی۔ **پس اپنی راتوں کو اس طرح زندہ کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راتوں کو زندہ کیا کرتے تھے اور باقیوں کی راتیں بھی زندہ کیا کرتے تھے۔** تو جب یہ میں نے ذکر کیا ہے کہ آپ باقی راتوں کو بھی زندہ کیا کرتے تھے تو یہ مراد ہے کہ جو سادہ سے تین ذکر ہیں ان پر بھی اگر آپ غور کریں اور ذکر کرتے وقت اپنے دل میں اتارنے کی کوشش کریں اور یہ غور کریں کہ لا الہ کن معنوں میں ہے تو اتنا عظیم الشان جہان توحید کا آپ پر ظاہر ہو گا کہ آپ نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا کہ توحید کا یہ معنی بھی ہے' یہ معنی بھی ہے' یہ معنی بھی ہے۔ اس میں کسی بیرونی بتانے والے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر شخص اپنی توحید کو خود جانچ سکتا ہے اور ہر شخص کی توحید جانچنے کا مقام الگ الگ ہے کیونکہ توحید میں کوتاہی ہر شخص کی ایک ہی جیسے مضمون میں نہیں ہوا کرتی الگ الگ مضامین میں ہوتی ہے۔ کسی کی توحید پر ایک شخص کے لحاظ سے ایک نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس کی توحید کو ایک خطرہ ہے اس کے بعض گناہوں سے۔ یعنی وہ توحید اس کے دل میں بچ نہیں سکتی' نافذ نہیں ہو سکتی جب تک وہ خصوصی گناہ جو توحید سے متصادم ہیں وہ دور نہ ہوں۔ اب اس کے متعلق عمومی طور پر بیان کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ ناممکن ہے کہ مجھے علم ہو کہ ہر دل میں توحید کے خلاف کون سا بت بیٹھا ہوا ہے جس کو توڑنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس نصیحت کو اپنا لیں تو ہر دل کا فیصلہ اپنا ہو گا اور ہر انسان کو بت دکھائی دینے لگیں گے اور جتنی دفعہ آپ لا الہ الا اللہ کہیں گے ایک نیا بت آپ کے سامنے ظاہر ہو گا جس کا توڑنا آپ پر فرض ہے۔ پس اس سے بہتر اور کوئی ورد نہیں ہو سکتا کہ لا الہ الا اللہ کا ورد ان معنوں میں کیا جائے۔

دوسرا تکبیر ہے جب اللہ کے سوا کوئی نہ رہا ایک وہی تو ہے تو پھر اس کی عظمتوں اور بڑائیوں میں ڈوب کر دیکھیں کہ آپ نے جو پایا ہے وہ بہت زیادہ پایا ہے اس کی نسبت جو آپ نے کھویا ہے۔ جو کھویا ہے چند چھوٹے بت تھے جو دنیا کی حرصیں تھیں ایک مادہ پرستی کا عالم تھا جس میں آپ زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس کو چھوڑا ہے تو کچھ ملا بھی تو ہے۔ جب لا الہ الا اللہ کہتے ہیں تو دماغ میں آتا ہے کہ ہم نے چھوڑا نہیں اللہ کو پایا ہے۔ پھر اللہ ہے کیا۔ جب اللہ پر غور کریں گے تو اللہ اکبر دل سے بلند ہو گا۔ اتنا عظیم الشان وجود ہم نے پا لیا اس سے بڑا وجود ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر اچھی بات میں سب سے بڑھ کر' ہر عظمت میں سب سے بڑھ کر ہے' ہر طاقت میں سب سے بڑھ کر ہے۔ غرضیکہ لا الہ الا اللہ کا سفر آپ کو ایک ورد میں منتقل کر دے گا جو اللہ اکبر کا ورد ہے۔

الحمد للہ پھر ان معنوں میں پڑھنی ضروری ہے کہ اسی کا احسان ہے' اسی کی حمد کے ہم گیت گاتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ توفیق بخشی اور اکبر میں جب آپ نے سفر کیا اس کی بڑائی میں' تو یہ محسوس کیا کہ اس کی بڑائی میں حمد کے سوا تھا ہی کچھ نہیں۔ لا الہ نے سبحان کا معنی پہلے ہی پیدا کر دیا تھا۔ ہر برائی سے پاک ہے کیونکہ وہی ایک ہے جو ہے اور باقی سب نہیں ہیں۔ جو وجود نہیں ہیں وہ برائیاں ہیں' وہ سائے ہیں' وہ اندھیرے ہیں' جو ہے وہ اللہ ہے اور وہ اکبر ہے۔ اس اکبر کی ذات پر جب آپ نے غور کرنا شروع کیا تو یہ بات آپ پر بخوبی روشن ہو جائے گی کہ یہاں اب حمد نہیں۔ پھر الحمد للہ ان معنوں میں بھی آپ کے دل سے اٹھے گا کہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے میں نے کیا پایا۔ جو کھونے والی چیزیں تھیں شکر الحمد للہ میں نے ان کو کھو دیا ان کو دل سے نکال کر باہر پھینک دیا۔ اور جو پانے والی ذات تھی اس کو پایا ہے اس پر جتنا بھی میں شکر ادا کروں اتنا کم ہے۔ الحمد للہ رب العالمین بہت ہی قابل حمد ہے وہ ذات جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ذکر ہمیں سکھا دیا ہے جو بظاہر ہمیں معلوم تھا لیکن فی الحقیقت ہم اس سے ناواقف تھے۔ (الفضل 18 جنوری 99ء)

قلب و روح کی بہار کے دن ہیں
یہ ملاقاتِ یار کے دن ہیں
رحمتِ عالمینؐ نے بتلایا
رحمتِ کردگار کے دن ہیں
بھوکے پیاسے تلاش میں نکلے
خاص دیدارِ یار کے دن ہیں

راجہ نذیر احمد ظفرؔ

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا عالمی درسِ قرآن نمبر 5 15- دسمبر 1999ء

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی کہ وحشیوں کو وفادار اور مطیع بنا دیا

اللہ تعالیٰ تقویٰ اور راستبازی سے کام لینے والوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے

صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے گئے عہد پورے کر دیئے

(درس کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 15- دسمبر 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک میں عالمی درس قرآن میں سورہ مائدہ کی آیات نمبر 19 تا 28 کی تفسیر بیان فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کا درس بیت الفضل لندن سے ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور سات دیگر زبانوں عربی' انگلش' بنگالی' فرنچ' جرمن' بوسنین اور ترکش میں اس کا ترجمہ نشر کیا۔

حضور کی زبان میں درود شریف

قریباً روزانہ درس سے پہلے چند منٹ تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک اور پُرسوز آواز میں درود شریف سنایا جاتا ہے۔ حضور نے جو الفاظ بار بار دوہرائے وہ یہ ہیں۔

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ
صل علی نبینا صل علیٰ محمد
صل علی کریمنا صل علیٰ محمد
صل علی رفیقنا صل علیٰ محمد
صل علی علی حبیبنا صل علی محمد
صل علی شفیعنا صل علیٰ محمد

آیت نمبر 19

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 19 **وقالت الیھود** (-) یہود اور نصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور اس کے پیارے ہیں پھر وہ تمہیں سزائیں کیوں دیتا ہے۔ تم بھی وہی بشر ہو جو اس نے بنائے ہیں۔ وہ جسے پسند کرتا ہے بخشتا ہے۔ اور جسے پسند کرتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جو اس کے درمیان ہے۔ اور آخر کار اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا **الیہ المصیر** کا مطلب ہے اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے آخر وہاں پہنچ کر وہاں ٹھہر جانا ہے اس سے آگے پھر کوئی حرکت نہیں ہوتی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ صحابہ کے لشکر کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستے میں ایک چھوٹا سا بچہ کھڑا تھا۔ اس کی ماں نے لشکر کو دیکھا تو یہ سوچ کر کہیں لشکر اس کے بچے کو روند نہ ڈالے' دوڑتی ہوئی آئی اور اپنے بچہ کو اٹھالیا۔ اور وہ کہتی جاتی تھی میرا بچہ میرا بچہ۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا بھی اپنے پیارے کو آگ میں نہیں پھینکے گا۔

حضرت مسیح موعود نے اللہ کے پیارے ہونے کے لئے جو بنیادی شرط بیان فرمائی ہے وہ ہے اللہ کا پیار حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

حضرت امام فخرالدین رازی لکھتے ہیں کہ کسی چیز کا ایسا حق اللہ پر نہیں کہ وہ اسے واجب قرار دے کر اسے ضرور بخش دے۔ یا اسے آگ کے عذاب سے بچالے۔ اللہ جو چاہے وہ کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو کسی حکمت کی ضرورت نہیں۔ اللہ کے فیصلوں کو ویسے ہی قبول کر لینا چاہئے۔ یہ ایک خاص مسلک ہے جو جاری تھا۔ اس کے مقابل پر ایک دوسرا نظریہ ہے جو زیادہ پر حکمت معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا کوئی کام بے حکمت یا جبریہ نہیں۔ کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔ ہر وہ شخص جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہے عقلاً اللہ پر واجب ہے کہ اسے بخش دے۔ امام رازی معتزلہ کے اس عقیدے کو باطل قرار دیتے ہیں۔ جبکہ معتزلہ کہتے ہیں کہ خدا اپنے پیار کرنے والوں کو جہنم میں نہیں پھینکے گا۔ اس کی ایک حکمت ہے اور وہی بخشش کے پیچھے ہے۔

علامہ جمال الدین قاسمی' سمرقندی صاحب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں جب اللہ کسی سے محبت کرتا ہے تو اسے بخش دیتا ہے اور عذاب نہیں دیتا۔ اللہ نے یہود کو یہی بات کہی کہ اگر تم اللہ کے محبوب ہو تو وہ تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور اس کے راستے میں جہاد کرنے والوں کو عذاب نہیں دیتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سارے مفسرین بنیادی طور پر معتزلہ کے قائل ہیں کہ اللہ کے کاموں میں حکمت ضرور ہے۔

حضرت خلیفہ اول کی تفسیر

سیدنا حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں کہ یہودیوں کو آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے میں علم کا تکبر مانع تھا۔ ان کے پاس جو تھوڑا بہت علم تھا وہ اسی پر بہت خوش تھے کہ ہمارے پاس کافی ہدایت موجود ہے۔ ہمارے پاس بہت انبیاء ہیں' حضرت موسیٰؑ جیسا نبی ہمارے پاس ہے۔ اس لئے انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم اللہ کے پیارے ہیں۔ ہمیں اس عربی کی کیا پرواہ ہے۔ (نعوذ باللہ) چنانچہ وہ انکار کر بیٹھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا آجکل کے بعض لوگوں کی بھی یہی حالت ہے کوئی برائی ایسی نہیں جو ان میں نہ ہو۔ مگر تکبر پھر بھی بہت ہے۔

حضرت خلیفہ اول نے فرمایا سب لوگ جن سے اللہ محبت کرتا ہے وہ خود کو ابناء اللہ کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کے بیٹے۔ لیکن جب مسیح کے بارے میں یہی لفظ استعمال ہوتا ہے تو اسے کیوں حقیقی بیٹا کہنے لگ جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا ارشاد

حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا ارشاد بیان کرتے ہوئے فرمایا یہودیوں کا یہ قول بطور حکایت بیان ہوا ہے کہ ہم خدا کے بیٹے اور پیارے ہیں۔ ان کو اللہ نے کہا کہ اگر تم خدا کے پیارے ہو تو وہ تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے۔ اس میں ابناء کا رد نہیں کیا۔ مطلب یہ ہے کہ خدا کے پیاروں کو یہود میں محاورۃً خدا کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ اپنے اولیاء کو کبھی عذاب نہیں دیتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کے پیاروں کو سب سے زیادہ دکھ دیئے جاتے ہیں آنحضرت ﷺ کو سب سے زیادہ دکھ دیئے گئے۔ اس بات میں بظاہر تضاد محسوس ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کے پیاروں کو بیرونی آنکھ سے دیکھنے والی دکھ دیکھتی ہے۔ مگر خدا کے پیاروں کی اندرونی آنکھ اسے لطف و محبت سمجھتی ہے۔ اور وہ اسی کو راحت تصور کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی ایسی بہت سی تحریرات ہیں کہ اگر نعوذ باللہ من ذالک اللہ مجھے جہنم کی آگ میں بھی ڈال دے پر شرط یہ ہو کہ میں خدا کا پیارا ہوں' تو جہنم کی آگ بھی قبول ہے۔ در حقیقت تو خدا کبھی بھی آپ کو جہنم میں نہ ڈالے گا۔ اور اس کا مقصد یہ بتانا ہے کہ خدا کا پیار میرا مذہب ہے میرا مقصود جنت حاصل کرنا یا جہنم سے بچنا نہیں۔

آیت نمبر 20

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 20 **یا اہل الکتب** (-) کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا اے اہل کتاب تم میں رسولوں کے لمبے انقطاع کے بعد اللہ کا رسول آچکا ہے جو اہم امور کو کھول کر بیان کرتا ہے۔ یہ بات اس لئے بیان کی گئی ہے کہ مبادا تم کہو کہ کیوں ہم میں کوئی نذیر یا بشیر نہیں آیا۔ وہ یقیناً آچکا ہے اللہ ہر چیز پر دائمی قدرت رکھتا ہے۔ اس آیت میں فترۃٍ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بنی اسرائیل میں تو بہت سے نبی آتے رہے۔ مگر عربوں میں حضرت اسماعیل کے بعد لمبے عرصے تک کوئی نبی نہیں آیا۔ لمبا انقطاع پیدا ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود کا ارشاد

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان کرتے ہوئے فرمایا آنحضور ﷺ کے ظہور کے وقت ایسی ظلمانی حالت پیدا ہو گئی تھی کہ زمانہ آفتاب صداقت کا متلاشی تھا۔ آنحضرت ﷺ نے زمانے کو سخت ظلمات میں پایا اور پھر اس سے نکالا۔ نذیر کا لفظ ایسے مرسل کے بارے میں بولا جاتا ہے جس کے منکروں پر عذاب نازل ہونا مقدر ہوتا ہے۔ مجھے بھی الہام میں نذیر کہا گیا ہے۔

آیت نمبر 21

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 21 **واذ قال موسیٰ لقومہ**.... کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ کی قوم سے کہا گیا کہ اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تم میں انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ بنا دیا اور تم کو وہ دیا جو اور کسی کو نہ دیا تھا۔

حضور نے فرمایا اس میں بحث طلب امر یہ ہے کہ فرمایا ہے کہ تمہارے درمیان انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ بنا دیا۔ پوری کی پوری قوم بادشاہ ہوا کرتی ہے یعنی اسے غلبہ عطا کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اندر نبی بنائے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہیں بحثیت قوم بادشاہ بنادیا۔

ابن جریر طبری کی تفسیر کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ نے اپنے نبی محمد ﷺ کی نصرت کی۔ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی اس طرح تعریف فرمائی جس طرح پہلے بھی کر چکا ہے۔

علامہ زمخشری فرماتے ہیں کسی اور قوم میں اس طرح نبی نہیں بنائے جس طرح بنی اسرائیل میں بنائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل والی حدیث پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ امت محمدیہ میں بھی کثرت سے نبی آئے مگر ان کو نبی کا نام نہیں دیا گیا۔ نبی کا نام کیوں نہیں دیا گیا اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے معیار نبوت کو بڑا اونچا کر دیا تھا۔ ابو بکر، عمر، عثمان اور علی جیسے بے مثال وجود تھے اس سے آنحضرت ﷺ کی امت کی فضیلت واضح ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں وہ بہت بد قسمت ہے جسے اسباب میسر آئیں اور وہ ان سے کام نہ لے۔ اور گھر کی حالت پر توجہ نہ دے۔ مسلمان اس ملک کے بادشاہ تھے سلطنت بھی تھی اور اللہ کے انعامات بھی تھے۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو فرمایا ہے کہ خدا نے تم میں انبیاء مبعوث کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا۔

آیت نمبر22

سورہ مائدہ کی آیت نمبر22 یقوم ادخلوا الارض (-) اے قوم ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے اور اپنی پیٹھیں دکھاتے ہوئے مڑ نہ جاؤ ورنہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

حل لغات میں حضور ایدہ اللہ نے لاترتدوا کے بارے میں فرمایا اس کا مطلب ہے اسی راستے سے واپس گیا جس سے آیا تھا۔ اصطلاحاً حالت کفر میں واپس لوٹنے کو ارتداد کہتے ہیں۔ ارتداد انسان خود اختیار کرتا ہے۔ کسی کا ارتداد نہیں کیا جاسکتا۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں تمہیں مرتد کرتا ہوں۔ ہونے والا خود ہوتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے میں کہوں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیتا لیکن مخالف کہتے ہیں کہ ہم تمہاری بیوی کو طلاق دیتے ہیں۔ ان کا یا کسی کا کیا حق ہے ایسا کہنے کا۔

انقلاب کے معنے پھر جانے کے ہیں دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ کثرت سے الٹا پلٹتا رہتا ہے۔

امام رازی نے ارض مقدس کے بارے میں بتایا ہے کہ حضرت ابراہیم جبل لبنان پر چڑھے تو اللہ نے فرمایا دیکھ جہاں تک تیری نظر جاتی ہے وہ ارض مقدس ہے۔ اور تیری ذریت کی میراث ہے۔ بنی اسرائیل ارض شام کو ارض موعود کہا کرتے تھے۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ زمین جو شرک سے پاک تھی وہ انبیاء کی جائے قرار تھی۔ حضرت موسیٰ کو کہا گیا کہ یہ وہ جگہ ہے جو کبھی شرک سے پاک تھی تم اس میں داخل ہو جاؤ تاکہ اسے شرک سے پاک کر سکو۔

آیت نمبر23

سورہ مائدہ کی آیت نمبر23 قالوا یا موسیٰ (-) انہوں نے کہا اے موسیٰ اس میں یقیناً ایک سخت گیر قوم رہتی ہے ہم اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ نکل نہ جائیں۔ جب وہ نکل جائیں گے تو پھر ہم اس میں داخل ہو جائیں گے۔

حل لغات میں حضور ایدہ اللہ نے الطبرسی کے حوالے سے فرمایا جبار وہ شخص ہے جسے جبراً ماتحت نہ کیا جاسکتا ہو۔ یہ لفظ کھجور کے درخت کے لئے بھی بولا جاتا ہے جس کی لمبائی کی وجہ سے اس کے اوپر تک ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔ کھجور کے درخت کو الجبار کہا جاتا ہے۔ جب یہ لفظ انسان کے بارے میں بولا جائے تو اس سے مراد ایسا انسان ہے جو دوسروں کو اپنی مرضی کے مطابق مجبور کر سکتا ہو۔ ایسا شخص جو جبر سے ہڈی جوڑ دے۔ جبر سے اصلاح کرنے والے کو بھی جبار کہتے ہیں۔ جبار میں نافرمانی کی حالت نہیں ہوتی بلکہ کسی نافرمان کو زیر نگیں کرنا مراد ہوتی ہے۔

جب یہ لفظ اللہ کے لئے بولا جائے تو اللہ کی عظمت کے اظہار کے لئے بولا جاتا ہے۔ اللہ کی ذات ہر شخص کو اپنی تعظیم کے لئے بلاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مجمع البیان میں لکھا ہے کہ قہار اور جبار کی صفت مخلوق کے لئے محل ذم ہے۔ محل مدح نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بات درست نہیں۔ جبار اس وقت محل مدح میں ہے جب درستی اور اصلاح کرے یہ اس کی تعریف ہے۔ جیسے ہڈیاں جوڑنے والا ڈاکٹر یا جوڑ چڑھانے والا۔ وہ زبردستی ٹھیک کرتے ہیں وہ وقتی تکلیف پہنچاتے ہیں مگر اصل مقصد اصلاح اور درستی کرنا ہے۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان میں بھی جبار کے یہی معنے ہیں۔ غیر اللہ میں بھی اصلاح کرنے والے جبار ہو سکتے ہیں۔

آیت نمبر24

سورہ مائدہ کی آیت نمبر24 قال رجلٰن (-) ان میں سے جو اللہ سے ڈرتے تھے دو شخصوں نے کہا تم ان پر حملہ کرو اور اس دروازے میں داخل ہو جاؤ۔ ایک دفعہ جب تم داخل ہو جاؤ گے تو ضرور غالب آؤ گے۔ اور اگر تم مومن ہو تو اللہ پر توکل کرو۔

حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا میں سمجھتا تھا کہ اس آیت میں دو شخصوں سے مراد حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی حضرت ہارون ہیں۔ لیکن مفسرین نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ جب میں نے حضرت مصلح موعود کے نوٹس دیکھے تو ان میں وہی بات نظر آئی ہے جو میرا خیال تھا کہ یہ حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی کا ذکر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک وہ بندے ہیں جن کو اللہ الہام عطا کرتا ہے۔ ایک وہ ہیں جن کو فہم عطا کرتا ہے۔ ایک وہ ہوتے ہیں جن کو نہ الہام عطا کرتا ہے نہ فہم بلکہ ان کو وسعت نظر عطا کی جاتی ہے۔ ایک وہ ہوتے ہیں جن کو نہ الہام، نہ فہم اور نہ وسعت نظر حاصل ہوتی ہے ان کو پہلی دو اقسام کے لوگوں کی اطاعت کرنی چاہئے۔ حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی کو الہام اور فہم کی بصیرت حاصل تھی۔ اگر بنی اسرائیل ان کی بات مان کر دروازے سے گزر کر حملہ کر کے داخل ہو جاتے تو اس قوم کو جرأت ہی نہ ہوتی کہ ان کا مقابلہ کر سکتے۔

آیت نمبر25

سورہ مائدہ کی آیت نمبر25 قالوا یموسیٰ (-) انہوں نے جواباً کہا کہ ہم اس میں ہرگز کبھی داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ لوگ موجود ہیں اس لئے تو اور تیرا رب جاؤ اور ان سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ غزوہ بدر کے موقع پر حضرت مقدادؓ بن اسود نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم بنی اسرائیل کی طرح ہرگز آپ کو جواب نہیں دیں گے کہ جاؤ تو اور تیرا خدا ان سے لڑو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اس سے آنحضرت ﷺ کا بوجھ ہلکا ہو گیا اور پریشانی دور ہوئی۔

ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسودؓ کے پاس ایک بات ایسی ہے جو مجھے بے حد پیاری ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس گئے۔ آنحضور اس وقت لوگوں کو جنگ کے لئے بلا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس طرح نہیں کہ موسیٰ کی قوم کی طرح کہیں گے تو اور تیرا رب جاؤ اور لڑو۔ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آئے۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ نے اس عہد کو پورا کر دکھایا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں جو لوگ آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم کے تربیت یافتہ تھے وہ کیسے نمونہ تھے۔ اور جو موسیٰ کے پیروکار تھے وہ کیسے تھے۔ حضرت موسیٰ نے ان کو فرعون کی غلامی سے چھڑایا۔ ان کو بادشاہت دلائی۔ بڑے سمندر سے وہ ان کو بچا کر لے گئے۔ ان کو من و سلویٰ کھلایا۔ جب حضرت موسیٰ نے حکم دیا تو وہ صاف مکر گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا موازنہ آنحضرت ﷺ کے واقعہ سے کیا جائے کہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو مدینہ کے لوگوں نے پناہ دی۔ یہ الگ بات ہے کہ رسولؐ اللہ کی برکت سے ان کو بعد میں بہت کچھ ملا۔ مگر آغاز تو اس طرح ہوا تھا کہ وہ جو گھروں سے بے گھر ہو گئے تھے ان کو مدینہ والوں نے پناہ دی۔ یہی اہل مدینہ جنگ کا وقت پیش آنے پر کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کے آگے بھی اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ جب میثاق مدینہ طے ہوا تھا تو اس میں یہ لکھا گیا تھا کہ اگر دشمن مدینہ پر حملہ آور ہوا تو انصار مدینہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ میں شریک ہوں گے۔ لیکن اگر جنگ مدینہ سے باہر ہوئی تو پھر شریک ہونا گویا کہ ان پر ضروری نہ ہوگا۔ لیکن اہل مدینہ نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ اگر آپ کہیں گے تو ہم سمندر میں آپ کے کہنے پر گھوڑے دوڑا دیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا بنی اسرائیل کے حالات پر بنظر غور توجہ کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ فرعون کی غلامی سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ان کی طرف سے بار بار ایسی حرکات ہوئیں۔ حضرت موسیٰ کی ذرا سی غیر حاضری میں وہ گوسالہ پرستی سے باز نہ آئے۔ بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ یہ قوم خود غرض تھی۔ مگر آنحضرت ﷺ کی قوم نے پوری وفا سے ان کا ساتھ دیا۔ یہ نبی کریم ﷺ کی قوت قدسیہ کی برکت تھی کہ وحشیوں کو وفادار اور مطیع بنا دیا۔ یہ سہرا عربوں کی قوم پر نہیں بلکہ حضرت رسول پاک ﷺ پر بندھتا ہے۔

آیت نمبر26

سورہ مائدہ کی آیت نمبر26 قال رب (-) اے میرے رب میں یقیناً کسی پر اختیار نہیں رکھتا سوائے بھائی کے اس لئے تو ہمارے اور فاسق قوم کے درمیان فرق کر دے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا یہاں پر بھی یوشع بن نون وغیرہ کا ذکر نہیں۔ صرف بھائی کا ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یوشع بن نون جن کو اللہ نے ارض مقدس کو فتح کرنے کی توفیق دی وہ پھسلنے والوں میں شامل نہیں تھے۔ قرطبی نے یہ بات لکھی ہے کہ حضرت موسیٰ کے ساتھی بنی اسرائیل ارض مقدس میں داخل ہونے سے ڈر گئے یہ وہی ہیں جن کا ذکر قرآن میں بارہ سرداروں کے طور پر آتا ہے۔ حضرت موسیٰ کے عصا مارنے سے پانی پھوٹ پڑا تھا۔ حضور نے فرمایا روس میں اس بات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے بعض لوگوں کو نفسیاتی طور پر یہ قوت حاصل ہوتی ہے کہ وہ زیر زمین پانی کو محسوس کر لیتے ہیں۔ وہ ایک سوئی کو ڈھیلا سا ہاتھ میں پکڑ کر چلتے ہیں اور پانی کو ڈھونڈ لیتے ہیں جہاں پانی ہوتا ہے وہاں ان کی سوئی زمین پر لگ جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ کو بھی اللہ نے روحانی طور پر یہ صفت عطا کی ہو کہ جہاں پانی ہوتا ہے وہاں ان کا سونٹا (عصا) از خود نیچے ہو جاتا ہو۔

حضرت یوشع بن نون کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت موسیٰ کی امت میں سے نبی تھے۔ ان کا تعلق بن یامین یا حضرت یوسف کے خاندان سے قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے شروع سے آخر تک حضرت موسیٰ کا ساتھ دیا۔ سمندر پار جاتے وقت بھی آپ کے ساتھ تھے۔ ان کے زمانے میں فلسطین فتح ہوا۔ جوانی میں یہ مصر میں غلام تھے ان کی زندگی بڑی تلخ گزری تھی۔ جب ان کو رہائی ملی تو آپ حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے۔ جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تو آپ کے ساتھ واحد فرد یہی تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب حضرت موسیٰ کو الواح ملیں بنی اسرائیل کو سامری نے بہکایا۔ پھر ان میں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

رمضان میں خاص دعاؤں کی تحریک

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے

(1) انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اور معلوم نہیں کہ اگلے سال رمضان کا مبارک مہینہ دیکھنا کسے نصیب ہوتا ہے اور کون اس سے پہلے ہی اپنے آسمانی آقا کے حضور پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے اس فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے دوستوں کو چاہئے کہ وہ روزہ اور نفل نماز اور تراویح اور تلاوت قرآن مجید اور صدقہ وخیرات اور دردبھری دعاؤں اور آخری عشرہ کے اعتکاف کے ذریعہ اس مبارک مہینہ کی برکات اور فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ صدقہ وخیرات کے لئے رمضان کے ابتدائی ایام اور پھر آخری عشرہ کے دن جبکہ عید قریب ہوتی ہے زیادہ مناسب اوقات ہیں۔ کیونکہ اس سے غریب بھائیوں کو رمضان اچھی طرح گزارنے اور پھر عید کی تیاری کے لئے مدد مل جاتی ہے۔ صدقہ خواہ مقامی طور پر کیا جائے اور خواہ مرکز میں بھجوا دیا جائے دونوں طرح مقبول ومبارک ہے لیکن بہرحال اپنے ماحول کے غریبوں کو کسی صورت میں نہیں بھولنا چاہئے۔ کیونکہ ہمسایگت کی وجہ سے ان کا دوہرا حق ہے۔

(2) دعاؤں پر (دین) نے جو زور دیا ہے وہ ظاہروعیاں ہے اور حضرت مسیح موعود نے تو اسے اپنا ایک خاص ہتھیار قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کرکے دکھا دیتا ہے۔"

دراصل دعا ایک عظیم الشان روحانی ایٹم بم ہے جسے دنیا کی تباہی اور دوستوں اور عزیزوں کی آبادی اور ترقی کے لئے عدیم المثال طاقت حاصل ہے۔

دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود کی عام سنت یہ تھی کہ دعا کے شروع میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور اس کے بعد جو دعا مانگنی ہوتی تھی۔ مانگتے تھے۔ سورہ فاتحہ کے پڑھنے میں بڑی برکت ہے اور دوستوں کو ہمیشہ یہ گر مدنظر رکھنا چاہئے بلکہ اگر سورہ فاتحہ کے بعد دوسری دعا شروع کرنے سے پہلے درود بھی پڑھ لیا جائے تو یہ گویا سونے پر سہاگہ ہوگا۔

(3) دعاؤں میں (الف) احمدیت کی ترقی (ب) حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اور درازی عمر اور بیش از بیش خدمت کی زندگی (ج) اہل قادیان اور اہل ربوہ کی حفاظت اور دینی ودنیوی بہبودی (د) (مربیان) جماعت اور مرکزی اور مقامی کارکنوں کے لئے نصرت الٰہی کے نزول اور (ھ) موجودہ نازک اور پُر آشوب ایام میں جماعت احمدیہ کی مجموعی حفاظت اور ترقی کی دعاؤں کو سب دوسری دعاؤں پر مقدم کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ وہ مقاصد ہیں جو اس زمانہ میں خود ذات باری تعالیٰ کے اپنے مقاصد ہیں۔

(4) ان دعاؤں سے اتر کر ذاتی دعائیں یعنی جماعت کے بیماروں کی شفایابی مصیبت زدوں کی مصیبت سے نجات بے روزگاروں کی روزگار۔ مقروضوں کی قرض سے رہائی۔ امتحان دینے والوں کی امتحان میں کامیابی وغیرہ وغیرہ کے لئے بھی ضرور دعائیں کی جائیں کیونکہ ان دنیوی نعمتوں کا حصول بھی انسان کے اطمینان قلب کا بھاری ذریعہ ہے۔ اسی طرح ہمارے خاندان میں بھی ایک عرصہ سے بیماریوں اور پریشانیوں کا سلسلہ چل رہا ہے اس کے لئے بھی دعا کی جائے اور یہ بھی کہ خدا تعالیٰ ہمارے خاندان کے افراد کو جماعت کے لئے روحانی اور اخلاقی نمونہ بننے کی توفیق دے اور ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔

(5) دعاؤں کے معاملہ میں یہ اصول بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ گو جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے دعا ایک بہت بھاری روحانی طاقت ہے۔ مگر وہی دعا دعا کہلانے کا حق رکھتی ہے جو رسمی رنگ میں نہیں دل کے سوز وگداز اور روح کے درد وکرب کے ساتھ کی جائے۔ اور دعا کرنے والا اس یقین سے معمور ہو۔ کہ میرا خدا واقعی ہر بات پر قادر ہے۔ اور پھر دعا کرتے ہوئے وہ اس پختہ اور زندہ یقین پر قائم ہو۔ کہ اس وقت خدا کو دیکھ رہا ہوں اور خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ کیونکہ اس یقین کے بغیر دعا میں صحیح قلبی کیفیت ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔

(6) ضمناً میں اس جگہ یہ بات بھی لکھنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں اپنے متعدد گزشتہ مضمونوں میں تحریک کر چکا ہوں دوستوں کو حضرت مسیح موعود کی تجویز کے مطابق رمضان میں اپنی کسی کمزوری کو سامنے رکھ کر اس کے دور کرنے کا دل میں پختہ عہد بھی کرنا چاہئے۔ تاکہ رمضان کی برکات عملاً بھی معین صورت میں رونما ہو جائیں۔ نماز ادا کرنے میں سستی۔ روزہ رکھنے میں سستی۔ چندوں میں سستی۔ وصیت کرنے میں سستی۔ مرکز میں بار بار آنے میں سستی۔ سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کرنے میں سستی۔ پیغام حق پہنچانے میں سستی رشوت لینے یا دینے کے بارہ میں کمزوری۔ سود لینے یا دینے کے معاملہ میں بے احتیاطی گالی گلوچ کی عادت۔ غیبت کی عادت۔ سینما دیکھنے کی عادت۔ بدنظری کی عادت۔ حقہ یا سگریٹ پینے کی عادت۔ داڑھی منڈوانے کی عادت لین دین میں بددیانتی۔ امانت میں خیانت' جھوٹ بولنے کی عادت تجارت میں دھوکہ دہی۔ بچوں کی تربیت کے معاملہ میں غفلت وغیرہ وغیرہ بیسیوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں کمزور طبیعت کے لوگ ماحول کے اثر کے ماتحت مبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کمزوری کے متعلق خدا کے ساتھ دل میں عہد کیا جائے کہ میں آئندہ اس کمزوری سے اجتناب کروں گا۔ اور پھر اس عہد کو مومنانہ پختگی اور عزم بالجزم کے ساتھ نبھایا جائے۔ کسی دوسرے کے سامنے اپنی کمزوری کے اظہار کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنا خدا کی ستاری کے خلاف ہے صرف خدا کے حضور دل میں عہد کیا جائے۔

(الفضل 18-اپریل 1956ء)

مس اوگانیوز (کینیڈا) — مرسلہ حسن محمد خان عارف صاحب کینیڈا

14-15 اپریل 1999ء

(منتظم کا پورٹ کریڈٹ میں بیان)

چرچ کو اپنی بقا کے لئے جنگ کرنا پڑے گی

سپیشل رپورٹ - سینڈی میکلین

☆ یونائیٹڈ چرچ آف کینیڈا کی موت ابھی وقوع پذیر تو نہیں ہوئی لیکن اس کے منتظمین کا کہنا ہے کہ اسے زندہ رہنے کے لئے اگلے کئی سالوں میں بہت سے ابتلاؤں کا ضرور سامنا کرنا پڑے گا۔

☆ گزشتہ جمعہ کے روز پورٹ کریڈٹ میں فرسٹ یونائیٹڈ چرچ میں پادری بل فپس نے "چرچ مر چکا ہے۔ خدا چرچ کو سلامت رکھے" کے موضوع پر تقریر کی۔

☆ ٹورنٹو کے جناب فپس 1997ء میں منتظم منتخب ہوئے۔ تب سے انہوں نے معاشرتی انصاف کے نڈر ترجمان کے طور پر شہرت حاصل کی ہے۔

☆ فپس نے یونائیٹڈ چرچ کے پادریوں کے باہمی عدالتی جھگڑوں کے حوالے سے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا "کیا یہ شرمناک نہیں کہ ہم عدالتی جھگڑوں میں دھنس کر اپنے آپ کو ختم کریں"

☆ الزامات میں سے ایک الزام جنسی غنڈہ گردی کا بھی ہے۔

☆ فپس نے جو کہ سکاربرو یونائیٹڈ چرچ کیلگری میں 1993ء سے پادری ہیں مزید بیان کیا "اقتدار کا جھگڑا ابھی تو جاری ہے۔ لوگ خود غرض ہو چکے ہیں۔ خود غرضی کے باعث اپنی موت خود مر جائیں گے"۔

☆ فپس ماضی میں وکالت بھی کرتے رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمارے دیگر مسائل کے علاوہ یہ بھی اہم مسئلہ ہے کہ یونائیٹڈ چرچ آف کینیڈا یہاں کے پرانے مقامی باشندوں سے کیسا سلوک روا رکھتا ہے۔ "اگر ہم نے اس فرسٹ نیشن قومیت سے عمدہ سلوک نہ کیا تو میرا خیال ہے کہ ہماری روح پژمردہ ہو چکی ہے"۔

☆ کینیڈا کے پرانے لوگوں نے یونائیٹڈ چرچ آف کینیڈا پر مقدمہ کر رکھا ہے کہ چرچ نے رہائشی سکول کھول کر انکے بچوں کو اپنی مادری زبان سے محروم کر دیا ہے۔ نیز بچوں کو اپنے گھروں سے دور کر دیا ہے۔

☆ فپس کا کہنا ہے کہ چرچ صرف اسی وجہ سے مجروح نہیں۔ اور بھی وجوہات ہیں۔ ہمیں تو ہر ایک کو اپنے چرچ میں خوش آمدید کہنا ہے۔ خواہ وہ نوجوان ہوں یا بوڑھے۔ خواہ ہم جنس پرست ہوں۔ وہ جو بھی ہیں ہم نے انہیں قبول کرنا ہے۔ لوگوں کو چرچ کے اندر تحفظ کا احساس ملنا چاہئے۔ یہاں وہ اپنے آپ کو آزاد محسوس کریں نہ یہ کہ چرچ ان پر فتوے صادر کرے۔ محبت کے ساتھ شرائط نہیں ہونی چاہئیں۔ اگر ہمارا چرچ ایسا بن جائے تو یہاں بیٹھنے کے لئے جگہ کم پڑ جائے۔

☆ ان کا خیال ہے کہ چرچ ایسوں پر بھی توجہ کرے جن کا کسی مذہب سے تعلق نہیں رہا لیکن اب وہ روحانی تشنگی محسوس کر رہے ہوں۔ ان میں سے بیشتر کی روحانی ضروریات کی طرف کوئی مذہب بھی متوجہ نہیں۔

☆ فپس کا خیال ہے کہ یونائیٹڈ چرچ کی مجالس میں تفاخر نسل پرستی اور کینگی کا عنصر بھی شامل ہو چکا ہے۔ جس کے چرچ پر بداثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے "ہمیں اپنے ضمیر کا محاسبہ کرنا چاہئے اور اپنے اندرونہ سے تفاخر اور تکبر کو باہر نکال پھینکنا چاہئے"۔

☆ ان کا خیال ہے کہ "25 سال سے کم عمر" نوجوانوں اور "75 سال سے اوپر" بوڑھوں میں جس قوت' عزم اور جذبۂ تخلیق کا اظہار ہوتا ہے چرچ کو اس کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ان کا کہنا ہے کہ اگلی صدی میں ترقی کرنی ہے تو چرچ میں مضبوط لیڈرشپ چاہئے جو کہ خطرات کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور عزم رکھتی ہو۔

(ترجمہ۔ کپتان شمیم احمد خالد)

مرسلہ خلافت لائبریری ترجمہ سیل

خون کے گروپ

لینڈ سٹینر Land Stainer نے 1900ء میں خون کے گروپ دریافت کئے جن کے مطابق انسانی خون کے چار گروپ ہیں یعنی A,B,AB,O

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمہ حمیدہ شاہدہ صاحبہ

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے

اے میرے پیارے خدا اس مقدس اور عظیم ہستی کے ساتھ بیتے ہوئے حسین لمحوں کو اس طرح موتیوں اور ہیروں کی لڑیوں میں پرونے کی توفیق عطا فرما تا کہ ہمارے بڑوں اور ہمارے چھوٹوں' ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں اور خصوصاً ہماری نئی نسل کے دلوں میں وہی محبت اور گرمی پیدا ہو جو ایک ماں اور بچے کے درمیان ہوتی ہے۔

ہم نے جب 1959ء میں ربوہ کی سرزمین پر دریا کے کنارے پر قدم رکھا' خاکسار کی عمر 6 برس تھی اور حضرت فضل عمر مسند خلافت پر متمکن تھے۔ جلسے' اجلاس' اجتماعات' ملاقاتیں اور مناظرے بہت عروج پر تھے اور ربوہ کی آبادی بھی بہت کم تھی اور باہم ملنے کے مواقع بہت زیادہ تھے۔ ہمارے والد ماجد بھی خلافت کے سچے عاشق ہیں اور والدہ ماجدہ تو ایک بہت نیک اور خلافت کی فدائی خاتون تھیں۔ میں اللہ تعالیٰ کا اور والدین کا کس منہ سے شکر ادا کروں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی اور خدا والوں کی محبت کس طریقے سے ہمارے رگ و ریشہ میں گھولی۔ ہماری والدہ ہمیں اکثر قصر خلافت لے کر جایا کرتی تھیں اور حضور سے ملاقات کرواتیں تھیں اور پھر ان کے تبرکات حاصل کر کے ہمیں کھلاتی تھیں۔ پھر اجتماع اور جلسے میں ہمیشہ اگلی صفوں میں بٹھاتیں اور جلسہ سے قبل تمام بزرگ ہستیوں کا تعارف کرواتیں۔ ان بزرگ ہستیوں میں حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان صاحبہ کا نام گرامی بہت محبوب تھا۔ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

ہم حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان کی محبت و شفقت کو تادم آخر اپنے سینوں میں بسائے رکھیں گے تاوقتیکہ ہمیں بھی خیر سے خدا کا بلاوا آ جائے۔ ان کے ہر لحہ ہم پر احسانات ہیں۔ وہ ایک لمبا عرصہ ہمارے درمیان رہیں اور انوار روحانی بارش کی طرح ہمارے دل و روح پر برستے رہے۔

قادیان کی بات ہے ہماری والدہ صادقہ ثریا (سابق صدر لجنہ دار العلوم غربی نمبر 2) کی ایک ڈائری میں پرانی تحریر ہے جس سے آپ کی محبت اور خلوص کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ہماری والدہ ہمارے منجھلے بھائی جان کا نام رکھوانے الدار میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضور اس وقت نماز عصر پڑھانے گئے ہوئے تھے۔ فرمایا (حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان صاحبہ نے) "صادقہ میں نام رکھ دوں" والدہ نے عرض کیا "جی" تو پھر آپ نے ہمارے بھائی جان کا نام اقبال الدین رکھا جو آج کل بفضل خدا صدر انجمن احمدیہ میں نائب آڈیٹر ہیں۔

ایک مرتبہ ہم تینوں بہنیں والدہ ماجدہ کے ساتھ حضرت مصلح موعود سے ملاقات کے لئے گئے۔ حضور ان دنوں کافی کمزور اور بیمار تھے۔ حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان ہمیں زیارت کے لئے آپ کے کمرہ میں لے گئیں۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت سیدہ آپا جان نے حضور سے ہمارا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ صادقہ ثریا مولوی خیر دین کی بیٹی آئی ہیں۔ حضور فرمانے لگے وہ مولوی خیر دین جن کا گھر بہشتی مقبرے کے راستے میں پڑتا ہے اور حضور کی آواز بھرا گئی۔ والدہ نے عرض کیا کہ حضور میری بچیوں کے سر پر ہاتھ پھیر دیں۔ مجھے یاد نہیں کہ میرے سر پر ہاتھ پھیرا یا نہیں مگر دونوں چھوٹی بہنوں کے سر پر دست شفقت رکھا اور پھر ہم کمرہ سے باہر آ گئے۔ اس وقت تو بچپن کی عمر تھی مگر آج میں بہت خوش ہوں اور اس واقعہ کو یاد کر کے میرا دل اور میری روح اپنے روحانی والدین پر درود بھیجتی ہے۔ اور میں ان کی عظمت کو سلام کرتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے 1969ء تا 1979ء خاکسار کو فضل عمر درس القرآن کلاس ہر سال پڑھنے کی توفیق بخشی۔ ہر روز تقریباً حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان بیت مبارک میں تشریف لاتیں اور نوٹس لیتیں۔ کلاس کے اختتام پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم اور حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم کو جب تک وہ آسکتی تھیں۔ بطور مہمان خصوصی بلوا کر ساری بچیوں کو زیارت کرواتیں۔ ہم ان کے کون کون سے احسانات یاد کریں۔ کس کس محبت کا تذکرہ کریں۔

سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

1978ء میں خاکسار دفتر لجنہ مرکزیہ میں بطور کلرک مال کی سیٹ پر لگی تو آپ سے ایک خاص تعلق پیدا ہو گیا۔ ہر روز کی ملاقات اور زیارت۔ اگر حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان گھر ڈاک ملاحظہ فرماتیں تو خاکسار شوق سے ڈاک دکھانے جاتی۔ خاکسار پر آپ کی ذرہ نوازی کہ خاکسار کے کام سے بہت خوش تھیں۔ 1979ء اجتماع کے موقع پر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر سند خوشنودی عطا فرمائی اور سند دیتے وقت فرمایا کہ!

"اس کارکنہ نے بہت تھوڑا عرصہ کام کیا ہے' بہت جلدی سیکھا ہے! اور اچھا کام کرتی ہے۔"

ایک مرتبہ خاکسار کو آپ کے ہاں دوپہر کا کھانا کھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خاکسار کو کھانا کھاتے ہوئے بہت حجاب آ رہا تھا۔ خاکسار کو بار بار فرماتیں "حمیدہ اور لے لو اور کھاؤ" وہ محبت بھری آواز آج بھی کانوں میں رس گھول رہی ہے۔ 1980ء میں خاکسار کی شادی تھی (5۔ اپریل کو) اور شوریٰ غالباً شروع اپریل میں تھی اور خاکسار نے دفتر سے رخصت لی ہوئی تھی۔ مگر خاکسار کو شوریٰ سننے کا بے حد شوق تھا کہ نجانے کیا حالات ہوں شادی کے بعد موقع ملے یا نہ ملے۔ خاکسار آپ کے گھر آئی اس وقت شاہدہ نسرین حضرت سیدہ صاحبہ کے ساتھ ٹکٹ بنوا رہی تھیں۔ خاکسار بیٹھی رہی۔ شاہدہ نے عرض کیا کہ یہ شوریٰ کا ٹکٹ مانگ رہی ہے۔ آپ نے فرمایا "مایوں بیٹھی ہے اور ٹکٹ لینے آئی ہے۔" مسکرانے لگ گئیں اور اپنے کام میں مصروف رہیں۔ کچھ توقف کے بعد فرمایا "اسے ٹکٹ بنا ہی دو" کیا ذرہ نوازی ہے۔ دل کی خوشی پوری فرما دی۔ خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس کی خوشیاں دکھائے (آمین) حضرت سیدہ صاحبہ ہمارے گھر شادیوں پر بنفس نفیس تشریف لاتی رہیں۔ اور تحفوں اور دعاؤں سے نوازا اور ہمارا گھر ہمیشہ برکتوں سے بھرا رہا۔

ہماری والدہ اچانک 1983ء میں وفات پا گئیں تو خاندان حضرت اقدس کی دیگر خواتین کے ہمراہ تشریف لائیں۔ خاکسار کو سینے سے لگایا اور فرمایا "اللہ ہی سہارا ہے" وہی الفاظ میرے دل کے زخم کا مرہم بن گئے۔ اپنا ایک نمائندہ شام تک ہمارے پاس رکھا کہ بچیوں کے پاس رہیں۔

جب خاکسار کی شادی ہوئی تو لاہور چلی گئی تو اس ماحول میں دل نہ لگا۔ خاکسار نے آپ کو خط لکھا تو جواباً تحریر فرمایا کہ گھر کو سجایا کرو۔ اس طرح اور بھی کئی باتیں تحریر فرمائیں۔ آپ کے تحریر کردہ خطوط میرا سرمایہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو ماں کی ممتا عطا فرمائی تھی۔ اتھاہ سمندر کی گہرائیوں کی طرح ان کا وسیع ظرف و قلب تھا۔ بے پناہ محبت اور دعاؤں اور برکتوں کا ایک خزانہ تھا۔ 1991ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت سیدہ صاحبہ والے قافلے میں ہمیں بھی قادیان جانے کا شرف نصیب ہوا۔ جلسہ سالانہ کے بعد آخری دنوں میں جب ہم لوگ بیت الدعاء میں دعا کے بعد بیت الفکر میں تھے۔ خاکسار بالکل آپ کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔ واپسی کی وجہ سے دل بے حد اداس تھا۔ خاکسار نے عرض کیا۔ چھوٹی آپا! یہاں سے جانے کو دل نہیں چاہتا۔ فرمایا "دعا کرو کہ قادیان ہمیں مل جائے" ان کے ان الفاظ میں کس قدر گہرا کرب اور دل کی بے قرار تڑپ تھی وہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔ میں تو اس لائق نہ تھی مگر آپ کے دعائیہ تحریک کے کلمات میرے دل پہ آج بھی نقش ہیں۔ اور ہمیشہ دعا کی صورت میں رہیں گے۔ جیسے فرما رہی ہوں۔

آہ کیسی خوش گھڑی ہو گی کہ بانیل مرام باندھیں گے رخت سفر کو ہم برائے قادیاں

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

سے بہت سے صحرا میں مر گئے۔ حضرت موسیٰ بھی پہلے ہی فوت ہو گئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے یوشع کی مدد کی وہ خود نہ صرف اعلیٰ جنگجو سپہ سالار بنے بلکہ بہت اچھے حکمران بنے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بڑے اعلیٰ روحانی وجود اور خدا تعالیٰ کے پسندیدہ بنے۔

آیت نمبر 27

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 27 قال فانہا محرمة.... فرمایا انہیں اس ملک سے چالیس سال تک کے لئے روک دیا جاتا ہے وہ زمین میں سرگردان ہو کر پھرتے رہیں گے تو ان فاسقوں پر افسوس نہ کر۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بنی اسرائیل کے غرور و تکبر کی وجہ سے ان کو چالیس سال سرگردانی کی سزا ملی۔ امام رازی کا کہنا ہے کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خطاب کہ تو ان فاسقوں پر افسوس نہ کر آنحضرت ﷺ کے لئے ہو۔ حضور نے فرمایا یہ معنے ہو سکتے ہیں کہ موسیٰ کو کہا گیا کہ قوم پر غم نہ کر یہ بیہودہ اور نافرمان لوگ ہیں لیکن اس بات سے یعنی بنی اسرائیل کی قوم کی اس حالت سے آنحضرت ﷺ کو جو دکھ پہنچا اس کی طرف بھی اشارہ ہے اور غالباً اول مخاطب آنحضور ﷺ ہی ہیں کہ اس قوم کی حالت پر غم نہ کھا۔ یہ ہیں ہی ایسے۔

آیت نمبر 28

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 28 واتل علیہم (-) ان کے سامنے حق کے ساتھ آدم کے دو بیٹوں کا قصہ بیان کر۔ جب ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے کی قربانی قبول نہ کی گئی۔ تو جس کی قربانی قبول نہ کی گئی تھی اس نے دوسرے سے کہا کہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ جواباً دوسرے نے کہا کہ اللہ صرف متقیوں کی قربانی قبول کیا کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قربانی اس لئے قبول نہیں ہوئی کہ تو تقویٰ نہیں رکھتا تھا۔ مفردات کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے قربانا کا مطلب بیان فرمایا کہ قربانی وہ چیز ہے جس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا جائے۔ قربانی کی بحث میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے لمبی بحث کی ہے۔ قربانی سے مراد خوب قریب کی گئی چیز ہے۔ یعنی قربانی وہ ہے جو خدا کے نزدیک کر دے۔ اس کا معنی بادشاہ کا مجلسی اور ممتاز بھی ہے۔

بخاری کی حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بندہ نفلوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔

علامہ محمود آلوسی نے لکھا ہے کہ اللہ قربانی و نیکی کو تقویٰ کے بغیر قبول نہیں کرتا۔ تقویٰ سے مراد صرف شرک سے بچنا نہیں۔ یہ تو تقویٰ کا پہلا مرتبہ ہے۔ دیگر ضروریات بھی پوری کرنی ہوتی ہیں۔ ہابیل کو یہ معاملہ تقویٰ کی کمی سے پیش آیا۔ اس کے بھائی نے کہا کہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔

حضرت خلیفہ اول نے اس ضمن میں فرمایا ہابیل اور قابیل حضرت آدم کے دو بیٹے تھے۔ یہ نام تورات میں ہیں قرآن میں نہیں۔ قرآن نے قربانی کی تفصیل کا کوئی ذکر نہیں کیا کہ قربانی کیا تھی۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا دعا کی راہ میں وہ مشکل جس میں دعا کی عظمت پوشیدہ ہے تقویٰ اور راستبازی ہے۔ فرمایا کہ اللہ پرہیزگاروں کی یہی دعا اور قربانی قبول کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری صالح محمد صاحب سابق باڈی گارڈ دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے دونوں بیٹوں عزیزم علیم الدین اور عزیزم محمد کریم ناصر جن کی ٹانگیں موٹر سائیکل کے حادثہ میں فریکچر ہو گئی تھیں۔ ابھی تک زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان دونوں کو جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ لکھتی ہیں۔

میرے بھائی حشمت اللہ صاحب شاہ تاج شوگر ملز (ریٹائرڈ) حال ربوہ کی طبیعت نہایت خراب ہے۔

میرے بھائی نعمت اللہ صاحب ایم اے جرمنی حال ربوہ کو نسیان کی بیماری لاحق ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔

میری بھاوجہ سابقہ سٹاف امتہ الحلیم صاحبہ اہلیہ نعمت اللہ صاحب (جرمنی) حال ربوہ کی دائیں آنکھ کی بینائی سخت متاثر ہوئی ہے۔ اس آنکھ کی بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے نظر بند ہو گئی ہے۔

ان سب کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور لکھتے ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور کے ماموں مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور پر فالج کا حملہ ہوا ہے وہ سی ایم ایچ راولپنڈی میں داخل ہیں۔ بے ہوشی جاری ہے۔ ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کمپیوٹر کلاس کا اجراء

○ الحمدللہ کہ شعبہ صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام کمپیوٹر کلاس کا اجراء مورخہ 18۔ دسمبر 1999ء کو ہوا۔ 10 ہفتوں کے اس کورس میں کمپیوٹر کی بنیادی معلومات' ہارڈویئر کی واقفیت' Dos اور Troubleshootiong سکھائی جائے گی انشاء اللہ۔ کلاس کی فیس مبلغ اڑھائی صد روپے مقرر کی گئی ہے۔ اس کلاس میں 12 طالب علم شامل ہیں۔ یہ کلاس دفتر احمدیہ انجینئرز ایسوسی ایشن (متصل دفتر خدام الاحمدیہ مقامی) میں ہو رہی ہے اور انجینئرز ایسوسی ایشن کا خصوصی تعاون اس میں شامل ہے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کلاس کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے۔ آمین

(مہتمم مقامی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم نذیر احمد انجم صاحب معلم وقف جدید ولد صوفی غلام حسین صاحب جھنگ کا نکاح ہمراہ مکرمہ طاہرہ ناہید صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب محلہ دارالفتوح ربوہ مبلغ 28 ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مورخہ 6-12-99 کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

محترمہ امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ محمد احمد انور صاحب (حیدر آبادی) مختصر علالت کے بعد 16۔ دسمبر 1999ء کو جرمنی میں وفات پاگئیں مرحومہ موصیہ تھیں تدفین امانتاً جرمنی میں ہوئی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات اور ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ نرگس فاطمہ صاحبہ بابت ترکہ مکرم نثار احمد چوہان صاحب)

محترمہ نرگس فاطمہ صاحبہ ساکن احمد نگر نزد ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم نثار احمد چوہان صاحب (سابق میل نرس فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ) ابن مکرم ریاض احمد چوہان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے جمع شدہ پراویڈنٹ فنڈ کی رقم مبلغ۔ 15989/68 روپے مجھے ادا کی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم ریاض احمد چوہان صاحب (والد)
2۔ محترمہ نرگس فاطمہ صاحبہ (بیوہ)
3۔ مکرم ایاز احمد صاحب۔ نابالغ (بیٹا)
4۔ مکرم خرم احمد نجم صاحب نابالغ (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ 30 یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

جز وقتی کاتب کی ضرورت

○ دفتر الفضل میں ایک جز وقتی کاتب کی ضرورت ہے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ دفتر الفضل میں پہنچائیں۔

(مینیجر الفضل)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

طالبان کی یقین دہانی کافی نہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ طالبان کی طرف سے یہ یقین دہانی کہ وہ نئے سال کی آمد پر کوئی کارروائی نہیں کریں گے' کافی نہیں ہے۔ اسامہ کا مواصلاتی رابطہ بحال ہے۔ مواصلاتی رابطہ منقطع کرنے کا بیان مضحکہ خیز ہے۔ ان کے دنیا بھر میں موجود مجاہدین سے رابطے کے ٹھوس شواہد ملے ہیں۔

اسامہ کے مزید ساتھی پشاور سے گرفتار

سعودی منحرف اسامہ بن لادن کے مزید دو ساتھی پشاور سے گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ دونوں کا تعلق عرب ممالک سے ہے۔ ریاستی ادارے ان کا نام صیغہ راز میں رکھے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں روابط کے بارے میں پوچھ گچھ کی جاری ہے۔ گرفتار باشندوں کو خاموشی کے ساتھ کسی دوسرے ملک کے حوالے کیا جاسکتا ہے۔

450 مسافر غرق ہو گئے

فلپائن کا بحری جہاز 450 مسافروں سمیت وسطی فلپائن کے سمندر میں غرق ہو گیا۔ اس بحری جہاز پر 606 مسافر سوار تھے۔ 156 کو زندہ بچا لیا گیا ہے حادثے سے قبل دھماکے کی آواز سنی گئی تھی۔ زندہ بچنے والوں کو مچھیروں کی ایک بستی میں رکھا گیا ہے۔ حادثے کی وجوہات کا ابھی حتمی طور پر پتہ نہیں چل سکا۔

الجزائر میں زلزلہ 28 ہلاک

الجزائر کے شمال مغرب میں واقعہ قصبہ این ٹی ماؤچنٹ میں زلزلہ سے 28۔ افراد ہلاک اور کم از کم 80 زخمی ہو گئے۔ سرکاری ٹی وی کے مطابق زلزلے کے جھٹکے مشرقی مراکش میں بھی محسوس کئے گئے۔ تاہم وہاں سے کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ الجزائری قصبے کے متعدد گھر زمین بوس ہو گئے۔ زلزلہ افطاری سے تھوڑی دیر قبل آیا۔ خوفزدہ لوگ گھروں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

انڈونیشیا میں مذہبی فسادات 43 ہلاک

انڈونیشیا کے مشرقی صوبے ملاکو میں مذہبی فسادات میں 43۔ سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔ فوج اور دیگر رپورٹوں کے مطابق مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین یہ فساد جمعرات کی صبح ملاکو کے جزیرہ بورو میں ہوئے۔

انڈونیشیا نے انکار کردیا

انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمان واحد نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا اپنی مسلح افواج کے کسی جرنیل کے خلاف کسی بین الاقوامی فورم پر مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں دے گا۔ یاد رہے کہ اقوام متحدہ نے مشرقی تیمور میں انڈونیشی فوج کے مظالم کے خلاف تحقیقات کرانے کے اعلان کیا ہے۔

اس وقت انڈونیشیا میں اس پر تحقیقات ہو رہی ہے اور مسلح افواج کے سابق سربراہ جنرل وارنتو تحقیقات کے لئے پیش ہو رہے ہیں۔

اسامہ کے نتائج طالبان کو بھگتنا ہونگے

امریکہ نے کہا ہے کہ اسامہ نے کوئی حملہ کیا تو نتائج طالبان کو بھگتنا پڑیں گے۔

بقیہ صفحہ 1

اس کی بخشش پر کامل بھروسہ ہو۔ ورنہ جو ڈرتے ہوئے اور ناامید دل کے ساتھ خدا کے حضور جاتا ہے وہ ناکام آتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے۔ اور بدظنی کرنے والا سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ وہی انعام لے کر آتا ہے۔ جو وثوق اور یقین کے ساتھ جاتا ہے۔ کبھی ناکام نہیں لوٹتا۔ اور کبھی ناکام نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ کو اپنی طاقتوں کے متعلق غیرت آتی ہے۔ وہ کہتا ہے جب بندہ عجز اور انکسار کے ساتھ میرے سامنے آیا ہے۔ تو یہ میری الوہیت کی شان کے خلاف ہے کہ میں اسے ناکام کر دوں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس مبارک مہینہ میں دعائیں کرو۔ اور وثوق اور یقین کے ساتھ کرو۔ بہت لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ مگر وہ جانتے نہیں کہ دعا کس وثوق اور کس یقین کے ساتھ کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے (-) میرے بندے اگر میرے بارہ میں سوال کریں تو انہیں کہو میں تو بالکل قریب ہوں۔

اس میں یہ حکمت بیان کی گئی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کی بنیاد محبت پر رکھنی چاہئے اور دعاؤں کی بنیاد بھی محبت پر ہی ہے۔ دعا انسان اس لئے نہ مانگے کہ مجھے یہ چیز مل جائے۔ یا وہ چیز مل جائے بلکہ اس لئے مانگے کہ اگر خدا تعالیٰ سے نہ مانگوں تو اور کس سے مانگوں۔

(خطبات محمود جلد 1 ص 122)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

کبھی کبھی خاکسار ملاقات کو جایا کرتی تھی۔ کچھ عرصہ کوتاہی ہو گئی۔ بیماری کی وجہ سے۔ دو تین ماہ کے بعد حاضر ہوئی تو فرمایا! "میں سوچ رہی تھی کہ بلوا کر حالات معلوم کروں کہ آئی نہیں۔" الفاظ تو یاد نہیں مضمون یہی تھا یعنی فکر تھا کہ آئی نہیں۔

اللہ اللہ کیا شان کریمی ہے۔ ہم کیا اور ہماری نسلیں کیا ہم سب پر ان کے عظیم احسانات تا قیامت رہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 24 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ
منگل 28۔ دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-14
بدھ 29۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-38
بدھ 29۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 7-06

سپریم کورٹ نے سود پر پابندی لگادی

سپریم کورٹ میں شریعت کورٹ کے اپیل بنچ نے سود پر پابندی لگانے کا تاریخی فیصلہ سنا دیا۔ یہ فیصلہ بارہ سو صفحات پر محیط ہے اس بنچ کے سربراہ جسٹس خلیل الرحمان اور دیگر ارکان میں مسٹر جسٹس منیر اے شیخ، مسٹر جسٹس وجیہ الدین احمد، مسٹر جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی شامل ہیں۔ مولانا محمود غازی بھی اس بنچ کے رکن تھے جو اب وفاقی سیکیورٹی کونسل میں شامل ہو گئے ہیں۔

31-مارچ تک مہلت

سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں حکومت کو 31-مارچ تک کی مہلت دی ہے اور کہا ہے کہ تمام قوانین اس تاریخ تک ختم کردیئے جائیں اور 30 جون 2001ء تک مکمل اسلامائزیشن کا حکم دے دیا گیا ہے۔ حکومت ایک ماہ کے اندر سٹیٹ بنک میں اعلیٰ اختیاراتی کمیشن قائم کرے جو معیشت کو غیر سودی بنانے کے لئے دو ماہ کے اندر اندر فوجی اقتصادیات کو اسلامی اصولوں میں ڈھالنے کے اقدامات کرے۔ نئے قوانین کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی معاونت سے ٹاسک فورس قائم کی جائے۔ تمام بنک اور مالیاتی ادارے چھ ماہ کے اندر اندر ایسے منصوبے تیار کریں جو قومی معیشت کو سود کی لعنت سے نجات دلا سکیں۔ عملے کی تربیت کے لئے سیمینار اور مذاکروں کا اہتمام کرانے کے لئے ٹاسک فورس قائم کی جائے۔ ہاؤس بلڈنگ فنانس ایکٹ بھی اسلامی سانچے میں ڈھالا جائے۔ سٹیٹ بنک مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو بلا سود قرضے جاری کرے۔

تمام صورتیں اسلام کے منافی

شریعت اپیل بنچ نے قرار دیا کہ سود کی رائج تمام صورتیں خواہ وہ بنکاری کے متعلق ہوں یا کاروبار کے سلسلہ میں ہوں تمام کی تمام اسلام کے اصولوں اور تعلیمات کے منافی ہیں۔ بینکوں کا مارک اپ، قومی بچت سکیموں، بانڈز اور سرٹیفکیٹس پر منافع اور اصل زر پر زائد رقم کی ادائیگی بھی سود قرار دے دی گئی۔ بچت سکیموں بانڈز وغیرہ کو میوچل فنڈز کی اکائیوں میں بدل دیا جائے۔ قوم کو بیرونی قرضوں سے جلد نجات اور موجودہ بین الاقوامی قرضوں کو شریعت کی روح کے مطابق ڈھالنے کے لئے وفاقی حکومت سنجیدہ کوششیں شروع کرے۔ سپریم کورٹ میں یہ فیصلہ سات سال سے زیر التوا تھا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل شرعی عدالت نے جو فیصلہ دیا تھا اس کو بحال رکھا گیا ہے۔

کرپٹ افسروں کی کوئی گنجائش نہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ملک میں کرپٹ افسروں کی کوئی گنجائش نہیں۔ ایڈوائزری بورڈ غربت ختم کریں گے۔ بدعنوان افسروں کو سیٹ اپ سے نکال باہر کیا جائے گا۔ آئندہ تقرریاں میرٹ پر ہوں گی۔ ہمارے اقتصادی پیکیج سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوگا۔ وسائل میں صوبوں کو منصفانہ حصہ ملے گا۔ غربت کے خاتمے کے لئے ضلعی سطح پر ایڈوائزری کمیٹیاں قائم کرنے پر 15-ارب خرچ کئے جائیں گے۔ جو 31-جنوری 2000ء تک مکمل ہو جائیں گی۔ چیف ایگزیکٹو نے گورنر ہاؤس میں فوج کے مانیٹرنگ سیل کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فوجی مانیٹرز حکومت اور عوام کی آنکھیں اور کان ہیں۔ یہ ٹیم فوج کی نیک نامی کی بھی ذمہ دار ہے۔ مانیٹرنگ ٹیمیں عوامی مسائل حل کرنے کیلئے سول انتظامیہ سے بھرپور تعاون کریں۔

ٹریفک نہیں روکی گئی

جنرل مشرف کی لاہور آمد کے موقع پر نہ تو ٹریفک روکی گئی اور نہ کوئی اشارہ بند ہوا۔

سابق پارلیمنٹ کے 150- ارکان کی گرفتاری

احتساب بیورو نے ایف آئی اے کو 150- ایسے اراکین سینٹ و قومی اسمبلی کی فہرست دے دی ہے جنکو 24 گھنٹے کے اندر گرفتار کرلیا جائے گا۔

میاں منیر کوئی اور ہے

احتساب بیورو اور پی ٹی وی نے مسلم لیگی رکن میاں منیر کی گرفتاری کی خبر دے دی اور تمام اخباروں نے اس خبر کو نمایاں طور پر پیش کیا۔ بعد از تحقیق پتہ چلا کہ وہ میاں منیر کوئی اور ہے مسلم لیگی ایم این اے نہیں ہے۔

ٹرکوں ٹرالوں میں اوور لوڈنگ جرم

چیئرمین نیشنل ہائی وے اتھارٹی میجر جنرل (ر) وقار الحق نے پورے ملک میں قومی شاہراہوں پر محفوظ سفر کیلئے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے تحت ٹرکوں اور ٹرالوں میں اوور لوڈنگ کو جرم قرار دے دیا گیا ہے۔

دینی مدارس کے خلاف سخت کارروائی

وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر نے بتایا ہے کہ ہم عسکری تربیت دینے والے مدارس کے خلاف سخت کارروائی کی تیاری کر رہے ہیں۔ عسکری تربیت دینے والے مدرسوں کا پاکستان کے اندر کام کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ افغانستان سمیت کئی پڑوسی ممالک ان مدرسوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ملک میں ایسی مذہبی جماعتیں اور گروپ موجود ہیں جو مسلک کی بنیاد پر ایک دوسرے کے حامیوں کو قتل کر رہے ہیں۔ نواز دور میں یہ مسئلہ سنگین صورت اختیار کر گیا تھا۔ اس ملک میں رہنے والوں کو قانون کے مطابق رہنا ہوگا۔ وزارت داخلہ اس سلسلے میں خاموش تماشائی نہیں رہے گی۔

فوجی جوان نہروں پر پہنچ گئے

50- ہزار فوجی جوان اپنی اپنی مقرر شدہ نہروں پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ فوجی سویلین کے ساتھ مل کر بھل صفائی کریں گے۔

30- ہزار قیدی رہا کرنے کا فیصلہ

وزارت داخلہ نے ہنگامی بنیادوں پر کام کرتے ہوئے معمولی جرائم میں ملوث 30 ہزار قیدیوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی حکومتوں سے جیلوں میں بند قیدیوں کے متعلق تفصیلات طلب کرلی گئیں۔ ڈی سی اور سیشن ججوں پر مشتمل کمیٹیاں جیلوں کا معائنہ کریں گی۔

پانچ نئے ٹی وی چینل

حکومت پاکستان نے پانچ نئے ٹی وی چینل کھولنے کی اجازت دے دی ہے۔ پی ٹی وی کے ایم ڈی یوسف بیگ مرزا نے یہ بات بتائی ہے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ 04524-213160

DASCO
ڈیلر: ٹویوٹا ہائی ایس، ☆ ٹویوٹا ہائی لکس، ☆ سوزوکی، ☆ کرولا، ☆ مزدا، ☆ ڈاٹسن،
☆ اور معیاری پاکستانی آٹو پارٹس ☆ نیز ٹی ایس ایس (.T.S.S) برانڈ کے معیاری ربڑ پارٹس
داؤد آٹو سپلائی کمپنی
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
سرپرست اعلیٰ- شیخ محمد الیاس - فون 7725205 رہائش 7285439
نوٹ: ربوہ میں رابطہ کیلئے شیخ انور حمید، شیخ کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ- فون 212207

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61